روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون نمبر: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | ہفتہ یکم صفر ۱۴۱۰ ھ، ۲ تبوک ۱۳۶۸ ہش، ۲ ستمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۹۹

احمدیہ مسلسل اخبار

احمدیہ جماعت یو۔کے کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد جو دوست واپس پاکستان تشریف لائے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت سے ہیں اور پاکستانی احباب کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں۔ احباب کرام حضور انور کے تمام دینی مقاصد میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

”یہ سچی بات ہے کہ دُعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں جن کی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنیوالے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کو ایک جلدی لگ جاتی ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے دیکھو یہ کبھی نہیں ہوتا کہ آج انسان شادی کرے تو کل کو اس کے گھر بچہ پیدا ہو جاوے۔ حالانکہ وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے مگر جو قانون اور نظام اس نے مقرر کر دیا ہے وہ ضروری ہے۔ پہلے نباتات کی نشوونما کی طرح کچھ پتہ ہی نہیں لگتا۔ چار مہینے تک کوئی یقینی بات نہیں کہہ سکتا۔ پھر کچھ حرکت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوری میعاد گزرنے پر بہت بڑی تکالیف برداشت کرنے کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بچہ کا پیدا ہونا ماں کا بھی ساتھ ہی پیدا ہونا ہوتا ہے۔ مرد شائد ان تکالیف اور مصائب کا اندازہ نہ کر سکیں جو اس مدت حمل کے درمیان عورت کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر یہ سچی بات ہے کہ عورت کی بھی ایک نئی زندگی ہوتی ہے اب غور کرو کہ اولاد کے لئے پہلے ایک موت خود اس کو قبول کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں جا کر وہ اس خوشی کو دیکھتی ہے۔ اسی طرح پر دُعا کرنیوالے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلون اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے۔ اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دُعا قبول نہیں ہوئی۔ آخر آنے والا زمانہ آجاتا ہے۔ دعا کے نتیجہ کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آکر جمع ہوتی ہیں اور انکی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے۔ پھر یکایک وہ کپڑا جل اُٹھتا ہے۔ اس طرح پر ضروری ہے کہ دُعا اس مقام تک پہنچے۔ جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنیوالی ثابت ہو جاوے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۱۸)

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کی وفات

(از صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب)

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مولانا محمد امین خاں صاحب سرحدی بعمر ۹۵ سال مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۸۹ء کو سیالکوٹ میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں اسی روز آپ کا جنازہ آپکے بیٹے مکرم محمد لطیف خاں صاحب رائس ڈیلر، ربوہ لے کر آئے اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دُعا بھی کروائی۔

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ پیدائشی احمدی تھیں۔ ۱۹۰۴ء میں جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ تشریف لے گئے تو اپنی والدہ کے ساتھ فاطمہ بی بی صاحبہ بھی تھیں اس طرح آپ کو بھی حضور کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ بڑی مخلص دُعاگو صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ ایک لمبا عرصہ اپنے مجاہد اور خادم سلسلہ خاوند مولانا محمد امین خانصاحب کی رفاقت و زوجیت میں گزاری اور پھر مولانا صاحب کی وفات کے بعد لمبا عرصہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی مرکز میں تربیت و تعلیم کے لئے وقف رہیں۔ مولانا موصوف ایک عرصہ تک روس اور افغانستان میں دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دیتے رہے تو ان ایام میں بھی نہایت صبر و رضا سے وقت گزارتی رہیں۔

آپکی اولاد میں سے دو بیٹے مکرم محمد لطیف خاں صاحب، رائس ڈیلر سیالکوٹ شہر اور مکرم محمد بشیر خاں صاحب، لندن اور ایک بیٹی اہلیہ صاحبہ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب ساہ چوہدری حال کینیڈا ہیں۔ جو سب خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو آپ کے اخلاص و فدائیت کے مطابق ہمیشہ ہم آہنگ رکھے۔

جو شخص اس کشتی میں سوار ہو گا وہ غرق ہونے سے نجات پائے گا (تذکرہ صفحہ ۱۶۸)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲؍ تبوک ۱۳۶۸ ہش ۲؍ ستمبر ۱۹۸۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمید ۔ اور ۔ یقین

لوگ کہتے ہیں کہ دنیا امید پر قائم ہے۔ لیکن کیا یہ بات کافی ہے کہ "دنیا قائم ہے"۔ دنیا کے قائم رہنے کا مزہ تو جب آئے کہ یہ آگے بڑھتی رہے۔ ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔ آج کچھ ہو اور کل کچھ۔ اگر صرف قائم ہی رہنا کافی ہوتا تو آج بھی دنیا ویسی ہی ہوتی جیسی آج سے دس ہزار سال قبل۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ لیکن آج کی دنیا تو وہ دنیا نہیں ہے۔ آج کی دنیا تو بہت آگے نکل چکی ہے اور گذشتہ سَو سال دو سَو سال میں جتنی آگے نکلی ہے اتنی تو پہلے ہزاروں سالوں میں بھی آگے نہیں نکلی تھی۔

دراصل امید سے آگے بڑھ کر یقین پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر تھوڑا سا بھی غور کیا جائے تو امید جھٹپٹا ہے اور یقین روشنی کی کرن۔ جھٹپٹے میں بھی چلا تو جاسکتا ہے لیکن آہستہ آہستہ اور روشنی کی کرن میں انسان دوڑ بھی سکتا ہے۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ امید سے آگے بڑھ کر یقین کی ضرورت ہے۔ یقین پیدا ہوجائے تو انسان کام کو چھوڑتا ہی نہیں جب تک اسے مکمل نہ کرلے۔ اور امید تو بندھ کر بھی ٹوٹ سکتی ہے۔ اور امید ٹوٹ جائے تو دل برداشتہ ہوکر انسان یوں اندھیروں میں گُم ہو جاتا ہے کہ وہ کچھ کر ہی نہیں سکتا۔

دراصل ایمان کے مکمل ہونے کا نام یقین ہے۔ ایمان تو کسی بات یا کسی نتیجے کی موجودگی کے امکان کا احساس ہے اور یقین کسی بات کو میخ کی طرح ہمارے دل میں گاڑ دیتا ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے ایمان کم بھی ہو جاتا ہے اور بڑھ بھی جاتا ہے۔ بڑھے ہوئے ایمان کو آپ یقین کہہ لیجئے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس بات کو بار بار پیش فرمایا ہے کہ ہمیں اپنے دل میں یقین پیدا کرنا چاہیئے۔ یقین ہی ہمیں گناہوں سے بچا سکتا ہے اور نیکیوں پر قائم کرسکتا ہے۔ دل میں یقین ہو تو متزلزل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور منزل کو پا لینے کے لئے سب سے ضروری بات یہی ہے کہ انسان متزلزل نہ ہو۔ کہیں لڑکھڑا نہ جائے۔

ہمارے دل یقین سے پُر ہونے چاہئیں۔

سُوراخ ہو کشتی میں تو ڈُوبے گی بہرحال
اعمال کی تفصیل کا ہے بس یہی اجمال
کردار میں ہو جھول تو ہر چیز خمیدہ
ہر بات کا ہوتا ہے ٹھکانہ نہ پاتال

ـــــــ ابو الاقبال

اپنے قلب و نظر میں رکھتے ہیں دو دو پیمانے لوگ
اچھے خاصے اپنے بھی بن جاتے ہیں بیگانے لوگ

اپنی بات جو منوانا ہو آجاتے ہیں دل کے پاس
ہم ان سے کچھ منوائیں تو لگتے ہیں بیگانے لوگ

کون کسی کو بہلاتا ہے کون کسی کے کام آتا ہے
ہم کو اور جلانے آجاتے ہیں یہ جل جانے لوگ

جو ناواقف ہیں وہ دفتر آکر بیٹھے رہتے ہیں
بھیڑ میں کھو کر گم ہوجاتے ہیں جانے پہچانے لوگ

دھوپ میں بیٹھ کے بال سفید کئے ہوتے تو پھر شائد
کچھ اوروں کو بھی تو ہم کہہ سکتے دانے پرمانے لوگ

دیوانے تو گلیاں چھوڑ کے دشت و صحرا پہنچے ہیں
اب کیا پتھر برسائیں گے لوگوں پر فرزانے لوگ

مندر اور شِوالوں پر تو مے نوشوں کا قبضہ ہے
اب اللہ کو سجدہ کرنے جائیں گے میخانے لوگ؟

کل بھی گردن دیکھ کے پھندا کس دینے کی رسمیں تھیں
آج بھی اوروں کے جُرموں پر بھرتے ہیں جُرمانے لوگ

چاند شبوں میں گلی گلی میں گھوم کے روتا رہتا ہوں
رو پڑتے ہیں میرے ساتھ جو ملتے ہیں انجانے لوگ

میں نے اپنے آپ نسیمؔ یہ اپنا حال بنایا ہے
صبح و شام چلے آتے ہیں کیوں مجھکو سمجھانے لوگ

نسیمؔ سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

شیطان اور ابلیس

بغیر واضح دلیل کے تو کسی معاملے میں بھی نہیں جھگڑنا چاہیئے پھر یہ کتنا ظلم ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے متعلق کج بحثی شروع کر دے اور کسی سرکش شیطان کے پیچھے لگ جائے حالانکہ یہ الٰہی تقدیر ہے کہ جو شخص سرکش شیطان کے پیچھے لگ جائے اور اس کا دوست بن جائے۔ وہ اسے گمراہ ہی کرتا ہے۔ اسے عذاب ہی کا راستہ دکھاتا ہے۔ اس (آیت) سے ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص بار بار شیطان کی بات ماننے لگتا ہے تو ان دونوں کا آپس میں دوستانہ تعلق ہو جاتا ہے۔ اور یہ تعلق آخر اسے جہنم تک پہنچا کر رہتا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان جس کا ساتھی بن جاتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ بہت ہی برا ساتھی ہے اگر اس حالت میں بھی انسان اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کرے تو پھر بدیوں میں بڑھتے بڑھتے آخر وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ شیطان اس کا دوست نہیں رہتا بلکہ آقا بن جاتا ہے اور وہ اس کی غلامی میں پورے طور پر جکڑا جاتا ہے۔ گویا ایمان لانے والے تو ہدایت پر سوار ہوتے ہیں مگر یہ شخص اتنا گر جاتا ہے کہ شیطان اس کی پیٹھ پر سوار ہو جاتا ہے اور وہ جدھر چاہتا ہے اسے ہانک کر لے جاتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ بعض انسانوں کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ وہ شیطان کی پرستش کرنے لگ گئے ہیں۔ گویا یہ ذلت کا انتہائی مقام ہے کہ وہ انسان جسے خدا نے اپنا عبد بننے کیلئے پیدا کیا تھا وہ اپنی بدکرداریوں سے شیطان کی فرمانبرداری کرنے لگ جاتا ہے

اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کے بارے میں بھی کچھ روشنی ڈال دی جائے کہ وہ کیا چیز ہے۔ شیطان کے معنے عربی زبان کے لحاظ سے حق سے دور ہونے والے وجود کے ہیں یا بدی میں ترقی کر جانے والے کے اور ابلیس ایسے وجود کو کہتے ہیں جو مایوس ہو جائے۔ میری تحقیق کے مطابق شیطان اور ابلیس ایک ایسے وجود کا بھی نام ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے انسانوں کے امتحان کے لئے ملائکہ کے مقابل میں رکھا ہے۔ اس شیطان کے لئے اسوقت تک کہ اس کا کام پورا ہو موت نہیں جس طرح ملائکہ کیلئے اسوقت تک کہ ان کا کام پورا ہو موت نہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بالمقابل جو وجود کھڑا ہوا تھا وہ یہ شیطان بھی تھا اور اس کے اظلال بھی تھے لیکن قصۂ آدم میں جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں ان کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ بدی کے محرک کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ایک حصہ اس کے اضلال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کا شیطان زندہ بھی ہے اور مر بھی چکا ہے وہ زندہ ہے ان معنوں میں کہ محرکِ بدی انسانی نسل کے اس دنیا میں موجود رہنے تک قائم رکھا جائیگا۔ اور وہ مردہ ہے ان معنوں میں کہ اس کے وہ اظلال جن کا قصۂ آدم میں ذکر آتا ہے وہ اسی زمانے میں فوت ہو چکے ہیں۔ وہ شیطان جو محرک بدی ہے اس کے متعلق تو کسی ثواب اور عذاب کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ایک آدمی کو قتل کرنے والا آدمی تو پھانسی پاتا ہے۔ لیکن بیسیوں آدمیوں کو جلا دینے والی بجلی تو کسی سزا کی مستحق نہیں ہوتی۔ زلزلہ کا مادہ علاقوں کو اجاڑ دیتا ہے۔ اولوں کی بارش زمینداروں کو تباہ کر دیتی ہے۔ آندھیاں شہروں کو ویران کر دیتی ہیں۔ یہ دکھ دینے والی چیزیں ہیں لیکن کسی شرعی الزام کے نیچے نہیں آتیں۔ بے شک شیطان اور ابلیس کا ٹھکانہ جہنم ہے جس طرح فرشتوں کا ٹھکانہ جنت ہے لیکن نہ فرشتے جنت سے متلذذ ہو سکتے ہیں اور نہ شیطان جہنم سے متألم۔ شیطان ایک ناری وجود ہے کیا آگ کا انگارہ بھی بھٹی میں دکھ پا سکتا ہے۔ اس کا تو مقام ہی وہی ہے پس شیطان کے دوزخ میں جانے کے یہ معنے نہیں کہ اسکو سزا دی جائے گی بلکہ وہ جس جگہ کی چیز ہے وہیں چلی جائے گی۔ ملائکہ اگر جنت میں جائیں گے تو وہ کسی انعام کے بدلے میں نہیں جائیں گے۔ اسی طرح شیطان بھی دوزخ میں کسی سزا کی وجہ سے نہیں جائے گا۔ ہاں جو اس کے اظلال ہیں وہ اپنے اپنے مراتب کے مطابق سزا پائیں گے۔ اس لئے کہ وہ ایسے کام کرتے ہیں جن کے لئے ان کو پیدا نہیں کیا گیا۔ سزا ہمیشہ ان کاموں کی ملتی ہے جو خلاف قانون طبعی ہوتے ہیں۔ انسان کو چونکہ خلقتاً نیکی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے جو شخص عبودیت کو ترک کرتا ہے اور عبادت کو بھلا دیتا ہے وہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ مگر محرکِ بدی تو پیدا ہی امتحان کے لئے کیا گیا ہے اسکو تو سزا تبھی مل سکتی ہے اگر وہ تحریکِ بدی میں سستی کرے۔ ہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ اس کو برا کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی چیز کا برا ہونا اور شئے ہے اور سزا کا مستحق ہونا اور شئے ہے پاخانے کو اٹھا کر گھر سے اس لئے نہیں پھینکتے کہ اس کو سزا دیتے ہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا رہنا ہماری صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔ یہی حال محرک بدی شیطان کا ہے۔ وہ بیماری اور گناہ کا نمائندہ ہے۔ اس لئے لازمی طور پر اسے برا کہا جائے گا۔ لیکن باوجود اس کے وہ سزا کا مستحق نہیں ہاں اس کے ماتحت کچھ اظلال ہیں جو انسانوں میں سے بھی ہیں اور جنوں میں سے بھی ہیں۔ ایسی بد ارواح جن کا مقصد پیدائش بدی نہیں۔ لیکن بدی کو پسند کر کے وہ بدی کی محرک ہو جاتی ہیں یا ایسے انسان جو بدی کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ لیکن وہ بدی کو پسند کر کے بدی کے محرک بن جاتے ہیں یہ لوگ بھی اپنے اپنے درجہ کے مطابق شیطان اور ابلیس ہیں اور سزا کے مستحق ہیں۔

تعارف

اسلامک فنڈامنٹلزم (یعنی اسلامی بنیاد پرستی)

مصنف:۔ دلیپ ہیرد۔

کتاب کولنز پبلشنگ گروپ لنڈن نے شائع کی ہے اور اس کے ۴۰۳ صفحات ہیں

مصنف لاڑکانہ میں پیدا ہوئے اور ہندوستان، برطانیہ اور امریکہ میں تعلیم حاصل کی۔ لندن میں رہتے ہیں اور بنیاد پرستی کو ایک مختلف نظریے سے دیکھ کر پیش کرتے ہیں ان کے خیال میں اسلامی بنیاد پرستی شروع ہی سے موجود رہی ہے اور اس کا آغاز ہی سے مقصد یہ تھا کہ اسلامی تعلیمات کو ان کی اصل حالت پر قائم رکھا جائے، نہ ان میں کسی قسم کی کمی آنے دی جائے اور نہ ہی ان کی تشریح و توضیح کو بہت دور تک کھینچ کر لے جانے کی اجازت دی جائے۔ اور لوگ اسلام کی "اصلی" تعلیمات پر عمل کرتے رہیں۔

دراصل "بنیاد پرستی" جہاں تک اس لفظ کا مذہب کے ساتھ تعلق ہے۔ امریکہ میں پروٹسٹنٹ فرقوں کی طرف سے شروع کی گئی، مقصد یہ تھا کہ موجودہ رجحانات کی وجہ سے مذہب کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور عیسائیت کے بنیادی عقائد جوں کے توں قائم رہیں۔ جہاں تک بنیاد پرستی کے لفظ کا تعلق ہے اس کا واضح طور پر مطلب تو یہ ہے کہ جو اصل تعلیم ہے یا اصل اصول ہے اس کو اپنایا جائے۔ لیکن آہستہ آہستہ اس لفظ نے سختی کا جامہ پہن لیا اور مذہبی بنیاد پرستی کا یہ مطلب سمجھا جانے لگا کہ سختی کے ساتھ لوگوں کو مذہبی عقائد پر قائم رکھا جائے۔ خاص طور پر ایسے عقائد پر جن میں سختی کی جھلک نظر آتی ہو۔ چنانچہ آپ کہیں بھی مذہبی بنیاد پرستی کا ذکر کر کے دیکھیئے۔ دوسروں کے ماتھے پر بل پڑنے شروع ہو جائیں گے۔ اور بل پڑنے کا جواز بھی ہے۔ کیونکہ اگر اسلامی بنیاد پرستی کا ذکر ہو رہا ہوگا تو یقیناً سننے والا یہ سمجھیگا کہ اس میں ہاتھ کاٹنا۔ کوڑے لگانا، سنگسار کرنا اور ایسی ہی دوسری سزاؤں پر سختی سے عمل کرنے کی بات کی گئی ہے۔

مصنف نے اسلامی تاریخ کے حوالے سے بنیاد پرستی کو مختلف ادوار سے منسلک کیا ہے۔ انھوں نے وہابی تحریک کا ذکر کیا ہے جو سعودی عرب میں شروع ہوئی۔ اخوان المسلمین کا ذکر کیا ہے جس کا وجود مصر اور شام میں ظاہر ہوا اور فی زمانہ ایران اور افغانستان میں جس طرح مذہب کی حفاظت کا دعوی کیا گیا ہے اس پر بھی انھوں نے بحث کی ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض جگہوں پر اس بنیاد پرستی کی پشت پناہی امریکہ اور چین نے کی ہے۔ انہیں تو اسلام سے کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ لیکن وہ روس کی مخالفت میں ان بنیاد پرستوں کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بنیاد پرستی کو مختلف علاقوں میں مختلف صورتوں میں دیکھا جا رہا ہے مثلاً سعودی عرب اور ایران دونوں بنیاد پرستوں کے گڑھ ہیں لیکن دونوں کا آپس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور نہ صرف آپس میں فرق ہے بلکہ ان کا اختلاف ظاہر و باہر ہے حتی کہ ایک دوسرے سے تعلقات دشمنی کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔

کتاب کے مصنف نے بنیاد پرستی کے سلسلے میں صوفی تحریکوں کا بھی ذکر کیا

ہے۔ اگرچہ صوفی تحریکوں کے ذریعے ثقافتی طور پر مذہب وہ کچھ نہیں رہتا۔ جو بنیاد پرست اسے رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے اسلامی تاریخ کا خوب مطالعہ کیا ہوا ہے۔ انہوں نے مذہبی، سیاسی اور سماجی تحریکات پر بھرپور انداز میں لکھا ہے۔ اور ان تحریکات کا تجزیہ بھی کیا ہے اور ان پر تبصرہ بھی کیا ہے۔ ضروری تو نہیں ہوتا کہ ہر مصنف کی ہر بات کے ساتھ اتفاق کیا جائے۔ اس کتاب کے مصنف سے بھی کلی طور پر اتفاق نہ کرنے کے باوجود کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ کتاب لکھی تو انگریزی بولنے والے طبقے کے لئے ہے۔ یعنی یورپ اور امریکہ کے لئے، لیکن مسلمانوں کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی تاریخ کی دہرائی کر لیں گے۔ اور اس تاریخ کو جن جن پہلوؤں سے لوگ دیکھتے ہیں یہ بات بھی ان کے سامنے آجائیگی بہت سی باتیں ایسی ملیں گی جو عام طور پر دوسری کتابوں میں نہیں ملتیں۔ سننے میں تو آتی ہیں لیکن اگر ان کے لئے کسی کتاب کا حوالہ دینا ہو تو وہ ممکن نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

غوث بخش بزنجو

سیاسی لوگوں کی زندگی کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن اگر کسی شخص نے انسان دوستی میں اپنے بھائی بندوں کی خدمت کی ہو اور اس کی موت کے بعد اسے سراہا جائے تو اسکے متعلق کچھ کہنے میں کیا ہرج ہے۔ میر غوث بخش بزنجو چند روز ہوئے وفات پا گئے۔ کہتے ہیں کہ انکی زندگی کا تقریباً ½ حصّہ جیلوں میں گزرا۔ وہ ایک انتہائی پس ماندہ علاقے میں پیدا ہوئے۔ جائے پیدائش جھاؤ قلات اور اسکی انتہائی پس ماندگی سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے سنڈیمن ہائی سکول کوئٹہ۔ سندھ مدرسہ کراچی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔

علی گڑھ میں وہ زیادہ دیر قیام نہ کر سکے انکے والد انکے بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ اور والدہ نے انتہائی محبت سے سرپرستی کی۔ لیکن ایک وقت میں حالات ایسے ہو گئے کہ انکی اپنی جائداد پر اسطرح کنٹرول نہ رہا۔ جسطرح پہلے تھا۔ اس لئے انہیں تعلیم ختم کرنی پڑی وہ کہتے ہیں کہ جو ظلم و جور کا زمانہ میں نے دیکھا ہے آج کل کے قلات کے یا بلوچستان کے نوجوان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے سرداری سسٹم کے مظالم لوگوں کو غلامی میں دھکیلنے کا باعث بنے ہوتے تھے۔ ٹیکسیشن سرداروں کی مرضی کے مطابق ہوتا تھا۔ اور ظلم وہ جتنا چاہیں کر لیں۔ ۱۹۳۵ء سے پہلے کسی بلوچی کو سیاست کا نام لینے کی اجازت نہ تھی۔ اگر وہ بلوچستان سے باہر بھی ہو تو بھی وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اور سیاست سے متعلق بیان دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ۱۹۳۵ء ایکٹ کے بعد بلوچستان کو کسی حد تک سیاست میں عمل دخل ملا۔ ۱۹۴۷ء میں جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی اور پاکستان وجود میں آیا تو چونکہ قلات کے برطانوی حکومت سے الگ معاہدے تھے۔ اس لئے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو قلات نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا لیکن اسکے بعد خان قلات نے قلات کو پاکستان میں مدغم کر دیا اور غوث بخش بزنجو کہتے ہیں کہ یہ انکی زندگی کی پہلی مایوسی تھی وہ اپنے علاقے کی آزادی کو برقرار رکھنا چاہتے تھے لیکن جب خان قلات نے قلات کو پاکستان میں مدغم کر دیا تو انہیں اس کا بہت افسوس ہوا۔ ایک وقت میں وہ کیمونسٹ پارٹی کے بھی ممبر تھے۔ لیکن بعد میں آہستہ آہستہ وہ اس پارٹی سے الگ ہو گئے۔

بلوچستان ایک لمبے عرصے تک صوبہ نہیں کہلاتا تھا۔ یہ ۱۹۷۰ء کی بات ہے کہ اس علاقے کو صوبے کا درجہ دیا گیا۔ غوث بخش بزنجو ۱۹۶۶ء میں کراچی سے قومی اسمبلی کے ممبر بنے اور کہتے ہیں کہ یہیں سے انہیں لیاری کے علاقے سے محبت پیدا ہوئی۔ مشرقی پاکستان کے الگ ہو جانے سے انہیں خاصی تکلیف ہوئی کوشش تو انہوں نے کی تھی کہ شیخ مجیب الرحمٰن اپنے نکات پر اتنا زور نہ دیں کہ انہیں اپنے ملک کے اس حصے کو الگ کرنا پڑے۔ لیکن آخرکار مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔

غوث بخش بزنجو ساری عمر کبھی ایک پارٹی کے ساتھ اور کبھی دوسری پارٹی کے ساتھ۔ کبھی اپنی پارٹی کو دوسری میں مدغم کیا۔ اور کبھی کسی اور پارٹی میں اپنے آپ کو مدغم کیا۔ متعدد پارٹیوں سے تعلق رہا لیکن ہمیں یہاں اس بات سے کوئی غرض نہیں البتہ انکی وفات پر ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ ایک انسانیت دوست اور آزادی کا مجاہد جس نے ایک لمبے عرصے تک آزادی کے لئے کوششیں کی تھیں آج ہم میں نہیں ہے۔ انکے ساتھ کے بہت سے لوگ جنہوں نے آزادی کی جدوجہد میں حصّہ لیا اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ ہندوستان کے حالات کیا تھے اور پاکستان کن وجوہات کی بناء پر معرض وجود میں آیا۔ اور اس کے معرض وجود میں آنے پر کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مسلمانوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے۔ ہم غوث بخش بزنجو کے خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

خبروں کا پس منظر

★ فرانس کا کہنا ہے کہ وہ لبنان کی خانہ جنگی بند کرانے میں مدد دے سکتا ہے۔ لیکن ایران کے ساتھ تعلق رکھنے والے ــ (MILITANTS) نے دھمکی دی ہے کہ اگر فرانس کے جنگی جہاز لبنان کی جنگ میں کود پڑے تو وہ امریکی یرغمالیوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ انقلابی انصاف تنظیم جنہوں نے جوزف سی سیپیو CICIPPIO اور ایڈورڈ آسٹن ٹریسی ــ (AUSTIN TRACY) دو امریکی یرغمالی اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ وہ انہیں بھی اور فرانسیسی اڈوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے۔ مغربی بیروت میں اتوار کے روز یعنی ۲۰ تاریخ کو ایک اخبار کو بیان دیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ فرانس کو سمجھانے کی کوشش کرے وہ کوئی بیوقوفی کا قدم نہ اٹھالے اگر فرانس نے ایسا کیا تو امریکی یرغمالیوں کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی نوٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم بالکل ٹھیک ٹھاک دھمکی دے رہے ہیں کہ فرانس کو یہ غلطی نہیں کرنی چاہیئے ورنہ اسکے حفاظتی اقدامات پر حملے کئے جائیں گے

اور یہ حملے کسی خاص جگہ پر نہیں بلکہ جہاں بھی موقعہ اور جب بھی موقعہ ملا کئے جائیں گے۔ اس بیان کے ساتھ ایک یرغمالی ٹریسی کی تصویر بھی منسلک کی گئی ہے۔ فوری طور پر تو فرانس نے انقلابی انصاف تنظیم کو کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ اس سے پہلے صدر فرانس نے سپین میں ایک نیوز کانفرنس کے موقعہ پر کہا تھا کہ جو بحری جہاز آگے بڑھ رہے ہیں انکی کوئی فوجی اہمیت نہیں ہے۔ یہ انسانی ہمدردی اور رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جمعہ کے دن حزب اللہ گروپ نے فرانس کو دھمکی دی اور کہا کہ اگر ان کا بحری بیڑہ آیا تو اسے شکست دی جائے گی۔ اخبار "البعث"، نے جو دمشق سے شائع ہوتا ہے کہا ہے کہ فرانسیسی بحری بیڑہ قیام امن میں کسی طرح بھی مددگار ثابت نہیں ہو سکتا۔ فرانس کے سفارت کاروں نے کہا ہے کہ لبنان میں ...۷ ، فرانسیسی باشندے موجود ہیں۔ بحری بیڑہ ان کے لئے بھیجا گیا تھا۔ کہ اگر وہاں سے ان کا انخلاء کرنا پڑے تو وہ آسانی سے ان جہازوں پر وطن واپس آسکیں۔

★ آج کل پولینڈ نئی حکومت کی تشکیل کے سلسلے میں خبروں میں بہت نمایاں جگہ حاصل کر رہا ہے۔ سالیڈیریٹی ایک لمبے عرصے کی جدوجہد کے بعد اب حکومت بنانے کے قابل ہوئی ہے اگرچہ کمیونسٹ پارٹی کے وزراء بھی کیبنیٹ میں شامل کئے جا رہے ہیں لیکن کمیونسٹ پارٹی کا تقاضا ہے کہ انہیں صرف دو وزارتیں نہیں بلکہ اس سے زیادہ وزارتیں ملنی چاہئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالیڈیریٹی کا خیال ہے کہ وہ زیادہ وزارتیں مانگ کر کیبنٹ پر اپنا تسلط جمانا چاہتے ہیں۔ جس کی انہیں کسی طرح بھی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آخر سالیڈیریٹی نے ایک لمبا عرصہ جدوجہد کی ہے اور وہاں ۴۰-۴۵ سال سے کمیونسٹ پارٹی کی حکومت چل رہی ہے نامزد وزیراعظم جو سالیڈیریٹی کے اخبار کے ایڈیٹر ہیں، نے ملک کے باشندوں سے کہا ہے کہ وہ مایوسی سے چھٹکارا حاصل کریں اور بہتر مستقبل کے لئے اقدام کریں۔ سالیڈیریٹی کے اصل لیڈر ولیسا نے نئے وزیر اعظم میزوویسکی کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دی ہے اور خوشی کے ساتھ ان سے بغلگیر ہوئے اور نہایت محبت اور پیار کے اظہار کے لئے انہیں چوما۔ ان دونوں کی یہ ملاقات ایک گرجے میں ہوئی تھی اور ولیسا نے مذاق کے ساتھ اپنے دوست وزیراعظم سے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ آپ حفاظتی گارڈ کے بغیر ہی یہاں آگئے۔ یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کہ جب تک سالیڈیریٹی اپنی جدوجہد میں مشغول تھی تو کسی کی حفاظت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اب جبکہ وہ وزیراعظم بن گئے ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ ان کے لئے سیکورٹی گارڈ مقرر کریں۔ ان دونوں کی یوں بھی آپس میں دوستی ہے۔ کہ ۱۹۸۱ء میں ان دونوں کو اکٹھے گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ دونوں سالیڈیریٹی کے نہایت مستعد کارکن تھے۔ پارٹی نے یونین کی کوششوں کے سلسلے میں انہیں گرفتار کیا تھا۔ ولیسا نے ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ کمیونسٹ پارٹی ایک سرخ مولی کی طرح ہے۔ جو اوپر سے تو سرخ ہے لیکن اندر سے سفید۔ مزید انہوں نے یہ بھی کہا میں اپنی ساری زندگی میں صرف چند ایک صحیح کمیونسٹوں سے ملا ہوں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب لوگ نام ہی نام ہیں۔ "اگر میخائل گورباچوف کو صدارت سے ہٹا دیا جائے تو کیا اس کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ ولیسا بھی ختم ہو جائے گا" یہ ان سے پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ گورباچوف۔ ولیسا اور سالیڈیریٹی یہ تو صرف نعرے ہیں انکے بغیر بھی کام چلتا رہے گا۔ کوئی شخص اس پہیے کو جو ترقی کو ہمراہ لئے آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ توڑ نہیں سکتا یہ تاریخ کا دھارا یونہی چلتا رہے گا۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ کمپیوٹر سٹلائٹ۔ ٹیلیوژن اور مختلف الخیال لوگ۔ یہ ہیں جو فیصلے کرتے ہیں۔ اگر مجھے یعنی ولیسا کو پھانسی بھی دے دی جائے تو ترقی کا یہ پہیا رکے گا نہیں۔

یاد رفتگاں

سید وسیم احمد (ریڈیو آفیسر)

(مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب کراچی)

میرا سب سے بڑا بیٹا عزیزم سید وسیم احمد (ریڈیو آفیسر) ۱۲ اگست ۱۹۸۶ء کو گلف کے علاقے میں آذر ریبڈ نامی جہاز پر اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے خدا کو پیارا ہو گیا۔ وفات کے وقت عزیزم کی عمر ۳۵ برس تھی۔

عزیزم وسیم نے ۱۹۷۱ء میں پان اسلامک سٹیم شپ کمپنی کے بحری جہاز "سفینۂ حجاج" سے اپنی سروس کا آغاز کیا تھا۔ آخری بار جنوری ۱۹۸۶ء میں گوکل اسٹیم شپ کمپنی کے جہاز "آذر ریبڈ" میں بطور ریڈیو آفیسر سفر پر روانہ ہوا۔ جب جہاز گلف کے علاقے میں پہنچا تو عراقی طیاروں نے ان کے جہاز پر بمباری کر دی۔ اس حملہ کے نتیجہ میں جہاز پر موجود عملہ کے افراد زخمی ہو گئے۔ عزیزم وسیم بھی زخمی ہو چکا تھا۔ کیپٹن نے اسے حکم دیا کہ فوری طور پر دوسرے علاقوں میں موجود جہازوں کو پیغام بھیجو تاکہ وہ مدد کو پہنچ سکیں۔ یہ فوراً اپنے کیبن میں گیا اور مختلف جہازوں کو پیغام دیتا رہا۔ جب اپنا فرض پورا کر کے کیبن سے باہر نکلا تو پورا جہاز آگ کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ عزیزم وسیم کا کندھا شدید طور پر زخمی ہوا تھا وہ اپنے آپ کو سنبھال کر دوسرے دروازے کی سمت گیا لیکن وہاں بھی پورے عرشے پر آگ پھیل چکی تھی۔ وسیم نے اپنے افسروں کو پکارا کہ میری مدد کرو، مجھے بچاؤ" لیکن اس کی مدد کو نہ کوئی پہنچ سکتا تھا اور نہ ہی پہنچا۔ اور اسی حالت میں عزیزم وسیم نے اپنی جان اپنے خدا کے سپرد کر دی۔ دبئی سے آنے والی کشتیاں جنہیں وسیم کا پیغام مل چکا تھا مدد کو پہنچیں لیکن اس وقت بہت دیر ہو چکی تھی عملہ کے ۴۳ افراد میں سے ۱۴ لقمۂ اجل بن چکے تھے۔ جو زندہ بچے ان میں تین پاکستانی بھی تھے جنہوں نے اس واقعہ کے چشم دید حالات بیان کئے۔

موت سے تو کوئی مفر نہیں۔ ہر انسان نے موت کا مزہ چکھنا ہے لیکن اس حادثہ کا افسوسناک ترین پہلو یہ ہے کہ عزیزم وسیم احمد کی نعش یا اس کی کوئی نشانی تک نہ مل سکی۔

عزیزم وسیم ایام جوانی ہی سے ایک صالح، متقی اور دین کی ہر تحریک میں حسب استطاعت حصہ لینے والا تھا۔ اس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کر کے دنیا کی محبت چھوڑ ہی دی تھی۔ ایک سچا اور کھرا احمدی تھا۔ کوئی نفاق، نفسانی غرض اور بدظنی اپنے اندر نہ رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے عزیزم کو مختلف حیثیتوں میں خدمات دینیہ کی توفیق بھی بخشی۔ ۱۵ سال تک مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کا بڑا فعال خادم رہا۔ اپنی مجلس میں بطور ایڈیشنل معتمد، ناظم اصلاح و ارشاد اور ناظم عمومی اور پھر ناظم عمومی ضلع کراچی خدمات کی توفیق پائی۔

دعوت الی اللہ کا جب بھی موقعہ میسر آتا ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ شپنگ لائن سے وابستہ تھا۔ جہاز پر جاتا تو حضور کے خطبات کے کیسٹس اور بعض کتب ضرور اپنے ساتھ لے جاتا۔ خطبات کی کیسٹس خود بھی سنتا اور دوسروں کو بھی سناتا تھا۔ ایک مرتبہ اس کے جہاز پر ایک انگریز کپتان تھا عزیزم وسیم نے اسے احمدیت سے متعارف بھی کروایا اور پھر ایک انگریزی کتاب پڑھنے کے لئے دی۔ اس کپتان نے وہ کتاب جہاز ہی میں پڑھی جس سے وہ بہت متاثر ہوا۔

عزیزم نہ صرف پنجگانہ نمازوں کا التزام رکھتا تھا بلکہ حسب توفیق نوافل اور تہجد کی ادائیگی بھی کرتا تھا۔ جب جہاز پر ہوتا تو بھی ان سے غفلت نہ برتتا تھا۔ خدا کے فضل سے موصی تھا اور ہمیشہ ہی اپنا حساب صاف رکھتا تھا۔ چھ ماہ بعد یا کبھی سال کے بعد جہاز سے رخصت پر آتا تو آتے ہی سب سے پہلے تمام لازمی اور دوسرے چندے کمال شرح صدر کے ساتھ یکمشت ادا کر دیتا تھا۔ تقویٰ کی باریک

محفوظ تحریریں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے مکرم محمد افتخار احمد نسیم صاحب کو ۲۵ مئی ۱۹۸۷ء کو تحریر فرمایا۔

آپ کا پُرخلوص خط تعزیت نامہ اور نظم موصول ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص و کام اور کلام میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آپ بھی اسی دور کی DIS-COVERY ہیں۔ زمیندارہ ماحول میں تو بظاہر کوئی امید ظاہر نہیں آتی تھی کہ شعر کہیں۔ بہت اچھے شعر ہیں اور اس دور نے آپ کی صلاحیت کو اجاگر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزاء دے۔

بچے کے وقف کی مبارک ہو۔ بہت اچھی قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے اور آپ کو بہترین بدلہ دے۔ آپ بچے کے وقف کے سلسلہ میں تحریک جدید سے رابطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیک تمناؤں کو پورا فرمائے۔ سب عزیزوں کو میرا محبت بھرا سلام دیں اور چوہدری صاحب کو خاص طور پر محبت بھرا سلام۔

انسان کی رُوحانی زندگی استغفار سے ہی (نور القرآن صفحہ ۳۵۸)

راہوں پر قدم مارنے والا نوجوان تھا۔ شپنگ لائنس سے وابستہ ہونے والے عموماً اپنی لائف انشورنس کروا لیتے ہیں۔ لیکن عزیزم وسیم لائف انشورنس کے حق میں نہیں تھا اور اسے تقویٰ کے خلاف سمجھتا تھا۔

اپنے کام میں جنون کی حد تک دلچسپی لیتا تھا اور بڑی محنت اور شوق سے فرائضِ منصبی ادا کرتا تھا۔ اپنے ساتھی افسران اور ماتحتوں کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتا تھا۔ اسی لئے ان میں ہردلعزیز بھی تھا۔ ایک مرتبہ اس کی کمپنی کے ہیڈ آفس (ہانگ کانگ) سے ایک کپتان معائنہ کی غرض سے آیا تو عزیزم وسیم کے کام سے خوش ہو کر اس کی دو اکٹھی ترقیاں سفارش کیں۔ عزیزم جب گھر واپس آیا تو مجھ سے کہنے لگا کہ ابا جان یہ سب کچھ خدا کی راہ میں چندہ دینے کی برکتیں ہی ہیں۔

چونکہ ریڈیو آفیسر تھا اس لئے جہاز میں موجود عملہ کے ساتھیوں کا بہت خیال رکھتا تھا ہر ایک کے گھر بذریعہ فون یا مائیکرو ویوز خیریت کی اطلاع دیتا اور گھر والے اگر اسے کوئی پیغام دیتے وہ اس پیغام کو امانت سمجھتے ہوئے متعلقہ فرد تک پہنچا دیتا۔

ایک مرتبہ رات کے وقت جہاز میں نوافل (تہجد) میں خدا سے گریہ وزاری میں مصروف تھا کہ ریڈیو پر پیغام موصول ہوا۔ فوراً پیغام لکھ کر کپتان کو بتایا کہ فلاں مقام پر فلاں جہاز ڈوب رہا ہے۔ ان کے جہاز کا عملہ فوراً کشتیوں کو سمندر میں اتار کر ڈوبتے جہاز کے پاس پہنچا اور مسافروں کو وہاں سے نکال کر منزل مقصود تک پہنچا کر دم لیا۔ اس جہاز کی کمپنی کی طرف سے عزیزم وسیم کو تعریفی اور تشکریہ کے خطوط ملے اور اس کمپنی نے عملہ کے افراد کو انکی خدمات کے اعتراف کے طور پر نقد انعامات بھی دیئے۔ غرض وہ اپنے فرائض نہایت ذمہ داری، دیانتداری اور وفاداری سے ادا کرتا تھا۔

عزیزم کی شادی ۱۹۷۸ء میں ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ ان سطور کے ساتھ احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ جہاں وہ عزیزم کے درجات کی بلندی کی دعا کریں وہاں اسکی بیوہ اور بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور عزیزم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل سے پورا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائرے اور لکیریں

• مصنف: ڈاکٹر وزیر آغا
• پبلشر: مکتبہ فکر و خیال ۲، ۱۷، ستلج بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔
تبصرہ نگار محمد عالم خان

اردو تنقید نگاری میں وزیر آغا سنگِ میل کی سی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ ادبی حوالے سے کسی نئے زاویۂ نظر یا تھیوری کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ "دائرے اور لکیریں" بھی اُن کے ایسے ہی تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے جس میں انہوں مختلف موضوعات کو تخلیقی عمل کے حوالے سے نئی فکری و معنوی جہت دینے کی گرانقدر سعی کی ہے۔ "فیض اور انکی شاعری" پر انکا اظہاریہ خاصہ ہے جبکہ غالب، شبلی نعمانی، مجید امجد اور غلام الثقلین نقوی کے فن کا احاطہ کرنے کے لئے منفرد اندازِ فکر اختیار کیا گیا ہے علاوہ ازیں مختلف ادبی کتب پر اچھوتے تنقیدی مضامین بھی اس کتاب کی اہمیت میں اضافے کا باعث ہیں "محبت لفظ تھا میرا"، "ماس اور مٹی"، "اندلس میں اجنبی" اور دیگر کتابوں پر وزیر آغا صاحب نے بہت بے لاگ اور عالمانہ تنقید کی ہے۔

"دائرے اور لکیریں" اس حوالے سے ایک منفرد کتاب ہے جس میں وزیر آغا نے محض تخلیقی عمل کو "ادبی معیار" قرار دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ادب میں ایک مرکزی فکر کو بھی سامنے لانے کی کوشش کی ہے جو اجتماعی طور پر قومی زندگی اور انسانی معاشرے میں پوشیدہ ہے۔ یوں وزیر آغا حسب سابق تنقید کے حوالے میں ایک منضبط فکر کی دریافت کے عمل میں سرگرداں دکھائی دیتے ہیں۔ تنقید نگاری میں یہ کام غالباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ ادب کے قارئین وزیر آغا کے شکر گزار ہیں کہ وہ تخلیقی سرگرمیوں اور ان کی اداراتی ذمہ داریوں کے باوجود اہم تاریخی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ صلے اور ستائش کی تمنا سے بے نیاز ہو کر ادبی محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ ادب کے طالب علموں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ (تخلیق)

ہاروں کی آواز

۱

• مصنف: حمایت علی شاعر
• ناشر: المصنفین۔ سی بی نمبر ۵۴۔ الفلاح سوسائٹی۔ ڈرگ کالونی۔ کراچی
• قیمت: ۳۰ روپے
• تبصرہ نگار: عالم خان

حمایت علی شاعر اُردو کے مستند شاعر ہیں۔ ان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ نظم و نثر میں انہوں نے گرانقدر تخلیقات کیں جو ہمارے ادب میں حوالے کے طور پر مانی جاتی ہیں "ہارون کی آواز" ان کی نئی آواز ہے۔ پہلے سے زیادہ بلند اور زیادہ زوردار۔ شاید اس لئے کہ ان کی سوچ ہمیشہ سے ارتقا پذیر رہی ہے۔ وہ مسلسل سفر اور روشن سویروں کے متلاشی ہیں۔ جب خیالات میں وسعت، جذبوں میں سچائی اور عمل پر یقین محکم ہوگا تو منزلیں قریب سے قریب تر ہوتی جاتی ہیں۔ شاید انہیں خوبیوں کے باعث انہوں نے اس کتاب کا انتساب "یاسر عرفات" کے نام کیا ہے۔

حمایت علی شاعر کا یہ مجموعہ کلام جن نظموں اور غزلوں پر مشتمل ہے اُن میں عہد کے جبر کے خلاف ایک احتجاج بھی ہے اور سماجی انتشار کی زخم زخم کہانیاں بھی۔ مگر اس نظریاتی صداقت اور ارتقائی سوچ کے باوجود انہوں نے آرائشِ فن کے تقاضوں سے ایک لمحے کے لئے بھی کوتاہی نہیں برتی۔

"خون خون تحریک" پر مبنی نظمیں اور غزلیں اس امر کی غمازی کرتی ہیں کہ اس بار حمایت علی شاعر زیادہ کھُل کر ایک بڑے عزم کے ساتھ میدانِ عمل میں اُترے ہیں، یہ کتاب مزاحمتی ادب کے باب میں گرانقدر اضافے کا باعث ہوگی۔ (تخلیق)

خط تو آپ ہمیں جسطرح چاہیں لکھیں خوبصورت یا شکستہ۔ لیکن اپنا مضمون ضرور ورق کے ایک طرف لکھیں۔ خوبصورت لکھیں اور صفحہ کے ایک طرف تقریباً ایک ڈیڑھ انچ حاشیہ چھوڑ کر۔ یہ بات ہم صرف نوآموز سے نہیں کہہ رہے بلکہ بہت اچھا لکھنے والوں سے بھی یہی گذارش ہے

سرزمینِ سنگاپور میں طہٰ کا جمال

(آسٹریلیا سے واپسی سفر کے دوران خاکسار کو ۲۲ تا ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء تین دن سنگاپور میں قیام کا موقعہ ملا۔ چند روزہ قیام کے تاثرات منظوم صورت میں پیش ہیں)

سرزمینِ سنگاپور ہے دستِ قدرت کا کمال
دن کو قدرت کے مناظر شب کو نورانی جمال

آبشاروں، کوہساروں اور فواروں کا حُسن
دلفریبی میں ہر اک منظر ہے گویا بے مثال

اسکے ظاہر حُسن میں ہے ایک حسنِ باطنی
میری آنکھوں میں سمایا ہے وہی حسن و جمال

قمقموں کے شہر میں واقع ہے اک اونان روڈ
حسن کے پہلو میں ہے طہٰ کا جمالِ لازوال

یوں تو ہیں لاکھوں معابد قریہ قریہ جابجا
پر مثالِ پیکرِ طہٰ ملے گی خال خال

کرتے ہیں آباد اس کو سجدوں سے جو صبح و شام
پیکرِ اخلاص و الفت ہیں وہ سارے خوشخصال

عاجزی اور انکساری انکی اک پہچان ہے
خدمتِ مہماں میں رکھتے ہیں بڑا اُنہی مثال

لجنہ اور خدام رہتے ہیں کمربستہ مدام
جب کبھی ہوتا ہے پیدا خدمتِ دیں کا سوال

ہر کہ و مہ دینِ حق کو دل سے رکھتا ہے عزیز
مرد و زن خوش ہیں کہ ہے جشنِ تشکر کا یہ سال

ان فدا کاروں کی خاطر ہوں دعا گو اے خدا
روزِ محشر ہو نصیبوں میں انہیں تیرا وصال

ہے دلِ شبیر میں انکی جو قدر و منزلت
اسکو لفظوں میں بیاں کرنا ہے اک امرِ محال

شبیر احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست دُعا

قارئین کی خدمت میں مندرجہ ذیل احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ مسز فاطمہ سعید صاحبہ ہومیو ڈاکٹر کرونڈھی ضلع خیر پور (سندھ) نے درخواست کی ہے کہ احباب ان کے کلینک کی کامیابی۔ اولاد کی صحت و ترقی اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے لئے دعا کریں۔

• مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد کئی دنوں سے بیمار ہیں۔

• مکرم سید ناصر سعید گردیزی صاحب (ربوہ) کی بڑی ہمشیرہ محترمہ شاہدہ طارق صاحبہ کا ۲، ستمبر کو جنرل ہسپتال لاہور میں پتے کا اپریشن ہو رہا ہے۔ نیز انکے والد مکرم سید سعید احمد صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

• مکرم عبد الحکیم صاحب صدر جماعت احمدیہ چک $\frac{190}{E.B}$ ضلع وہاڑی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

• مکرم چوہدری محمد حسین صاحب خادم البیت المبارک کی اہلیہ صاحبہ بلڈ پریشر اور دیگر عوارض میں مبتلاء ہیں۔

• مکرم سردار محمد احمد صاحب درویش ٹانگوں میں درد کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

• مکرم محمد اعظم صاحب لنگاہ (خوشنویس الفضل) کی ماموں زاد بہن محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ دختر مکرم محمد باہو صاحب ساکن اودھماں ضلع سرگودھا چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ماسٹر غلام محمد عبد صاحب (پنڈی بھٹیاں والے) ۲۳، اگست ۱۹۸۹ء کو وفات پا گئے۔ انکی عمر ۸۱، سال تھی۔ موصوف سکول ٹیچر تھے۔ احمدیت کے شیدائی اور ہر کسی سے ہمدردی اور حُسن سلوک کرنے والے تھے۔ احباب انکی بلندی درجات کے لئے دُعا کریں۔

نمایاں کامیابی

• ـــ عزیزہ ماریہ سیفی بنت مکرم محمد اقبال سیفی صاحب آف کراچی نے میٹرک کے امتحان میں ۸۳٪ نمبر حاصل کر کے گریڈ اے لیا ہے۔

• ـــ عزیز عطاء العلیم ابن مکرم عبد القدیر صاحب بھٹی نے میٹرک میں ۸۴٪ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول میں اوّل اور ضلع تھرپارکر میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔

• ـــ عزیز وسیم احمد ابن مکرم عبد القدوس صاحب حلقہ پورن نگر سیالکوٹ شہر نے میٹرک کے امتحان میں $\frac{726}{850}$ نمبر حاصل کر کے سیالکوٹ شہر کے جملہ طلباء میں دوسری اور پورے ضلع میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز موصوف جماعتی کاموں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ اور آج کل سیالکوٹ شہر مجلس اطفال الاحمدیہ کے سیکرٹری عمومی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مبارک کرے اور ان بچوں کو بیش از بیش ترقیات سے نوازے۔

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ حیدر آباد نے ایک قرارداد میں راہِ حق میں قربان ہونے والے بھائی مکرم ڈاکٹر عبد القدیر صاحب آف قاضی احمد (سندھ) کی وفات پر اپنے دلی غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب کے اہل خانہ ان اور احباب جماعت سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب احمدیت کے فدائی اور نظام جماعت سے گہری وابستگی رکھنے والے تھے اور اپنے حسن اخلاق اور جذبہ ہمدردی کی وجہ سے ہر طبقہ میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انکے درجات بہت بلند فرمائے اور اپنے حضور مقام قرب سے نوازے

اعلانات

گمشدگی

ایک بچی کی کلائی کی گھڑی جمعہ کے دن بیت الاقصیٰ میں زنانہ حصہ میں گر گئی ہے۔ اگر کسی کو ملی ہو تو از راہ مہربانی الفضل کے دفتر میں پہنچا دیں۔

لجنات توجہ فرمائیں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا رواں مالی سال ختم ہونے میں بہت تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سی لجنات نادھند ہیں۔ ان لجنات کو انفرادی خطوط بھی لکھے ہیں۔ ضلعی صدروں کو بھی نادھند لجنات کے متعلق لکھا گیا ہے۔ ہر لجنہ اپنے طور پر کوشش کرے کہ اس خصوصی سال یعنی جوبلی کے سال میں کوئی لجنہ بھی نادھند نہ رہے۔ لجنات فوری اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور ۱۵، ستمبر تک اپنے لازمی چندہ جات مرکز میں بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ہفتہ تحریک جدید اور لجنات

مورخہ یکم ستمبر تا ۷، ستمبر ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ میں معیاری وعدہ جات اور سو فیصد وصولی کی طرف توجہ دیں اور مقامی عہدیداران کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔

سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ

پتے درکار ہیں

۔ مکرم ملک شاہد مقصود احمد ناز صاحب موصی وصیت نمبر ۲۴۲۵۵، 13N/7، سمن آباد لاہور۔

• موصیہ محترمہ منور سلطانہ صاحبہ زوجہ مکرم نوالدار بشیر احمد صاحب وصیت نمبر ۱۱۶۲۸ سابق سکونت دار الرحمت غربی الف ربوہ

• محترمہ ذکر الٰہی صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب وصیت نمبر ۲۴۹۳۶ سابق ساکن محلہ کاملپور سیداں ضلع اٹک۔

۔ محترمہ ثمینہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد امین خان صاحب وصیت نمبر ۱۵۴۴۸، ساکن مکان نمبر ۳۹۱/۷، ڈھوک فرمان علی چک لالہ روڈ راولپنڈی

۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری۔ وصیت نمبر ۶۳۹۱،

۔ محترمہ سیّدہ ریاض بیگم صاحبہ زوجہ مکرم کیپٹن سید بشیر احمد صاحب وصیت نمبر ۱۱۳۳۳، سابق سکونت نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور ہے۔

۔ محترمہ امینہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ وصیت نمبر ۱۸۶۶۸، نے نومبر ۱۹۶۶ء میں وصیت کرائی تھی۔

اگر کوئی شخص ان کے بارہ میں جانتا ہو یا خود پڑھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ضرور مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز)

"وقفِ نو" کے متعلق ضروری ہدایت

جو والدین وقف کے متعلق خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھیں وہ مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کیا کریں۔

۱۔ اپنا نام اور پورا پتہ
۲۔ بچے کی والدہ کا نام
۳۔ بچے کا پورا نام
۴۔ بچے کی تاریخ پیدائش
۵۔ موجودہ اور مستقل پتہ

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

تمام نیکیوں کی جڑ تقویٰ ہے

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۵۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

• وفاقی وزیر برائے امور نوجوانان پرویز علی شاہ نے کہا ہے کہ غور سے دیکھا جائے تو ملک میں پیپلز پارٹی کی حکومت ابھی نہیں آئی۔ سینیٹ اور صدر کے بارے میں سب جانتے ہیں پنجاب میں دھاندلی کی گئی ہے۔

• عوامی جمہوریہ چین کے معمر راہنما ڈینگ سیاؤ پنگ کی شدید بیماری کے بارے میں خبریں ملی ہیں ان کی وفات کی صورت میں ایک اور انقلاب آنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

• بجلی کے نرخوں میں اضافے پر اپوزیشن کے لیڈروں نے سخت تنقید کی ہے۔

• کراچی میں بحریہ کے جوانوں اور پولیس میں فائرنگ سے علاقہ میں خوف وہراس پھیل گیا دونوں طرف سے تین تین افراد یرغمال بنا لئے گئے۔ جھگڑے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

• باخبر ذرائع کے مطابق ایم کیو ایم نے وفاقی کابینہ میں شمولیت سے انکار کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایم کیو ایم پیپلز پارٹی کے ساتھ ہونے والے معاہدے سے مطمئن نہیں ہے۔

• لاہور میں ایم ایس ایف اور اسلامی جمعیت طلبہ کے درمیان مسلح تصادم کے نتیجے میں تین طالب علم زخمی ہو گئے۔

• اسلامی اتحاد کے ذرائع نے کہا ہے کہ ورلڈ برادرز پر حکومت نے جو سمجھوتہ کیا ہے۔ اسکو اسلامی اتحاد عدالت میں چیلنج کرے گا۔ کیونکہ اس سے سندھ طاس کے معاہدے کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ وفاقی حکومت کے ذرائع نے کہا ہے کہ بیراج بنانے کی اجازت دیکر گھاٹے کا سودا نہیں کیا گیا پاکستان نے بہت سی شرائط منوائی ہیں۔

• بھارتی حکومت نے ورلڈ سندھی کانگرس کی طرف سے بھارت میں سندھو دیش کے مطالبے کو رد کر دیا ہے انہوں نے سندھی مہاجروں پر زور دیا ہے کہ وہ خود کو بھارتی سمجھیں۔

• موقر ذرائع کے مطابق وزیر اعظم نے پارٹی میں غلام مصطفےٰ کھر کی شمولیت کی منظوری دے دی ہے۔

• وفاقی حکومت نے چاروں صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے انتظام کے تحت آنے والے سکولوں میں پہلی جماعت سے انگریزی کا مضمون متعارف کروائیں تاکہ اردو اور انگریزی طرز تعلیم کے سکولوں میں فرق دور ہو سکے۔

ہوائی سفر

بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کیلئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

نوبل مین ٹریولرز

۴/۲۱، مین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد

فون نمبر ۸۱۸۷۵۷

حضرت حکیم نظام جان کے

مشہور دواخانہ

پر

حکیم عبدالحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔

خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے

مینجر مشہور دواخانہ فون ۹۰۶

نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

نادار مریضوں کے علاج کیلئے

عطایا کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خدمتِ خلق کا ایک نیک نام ادارہ ہے اس ہسپتال میں سینکڑوں ہزاروں افراد بلا تمیز مذہب وملت مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔

اس ہسپتال کو حضرت امام جماعت احمدیہ اس معیار کا ہسپتال بنانا چاہتے ہیں کہ

"ساری دنیا میں اس روح اس کردار اور ظاہری باطنی معیار کا کوئی ہسپتال نہ ہو"

مستحق مریضوں کے مفت علاج کی یہ خدمتِ خلق ہمیشہ مخلصینِ احمدیت کے عطایا پر منحصر رہی ہے۔ مستحق مریضوں کی امداد کے لئے صدقہ کی رقوم احباب جماعت ہمیشہ بھیجتے رہتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ محتاج اور ضرورت مند بندے کی مدد خالق دوجہان کی مدد کے مترادف ہے۔ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ موت کے منہ میں سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت سب سے عظیم صدقہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ عطایا برائے مستحق مریضان کی مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ فضل عمر ہسپتال خدمتِ خلق کے کام کو جاری رکھ سکے۔

ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

نوٹس داخلہ ایم اے/ایم ایس سی

گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور

کالج آفس سے دستیاب مجوزہ فارم پر داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں ۳، ستمبر ۸۹ء کو ایک بجے تک وصول کی جائیں گی۔ امیدوار مندرجہ ذیل مضامین میں درخواستیں دے سکتے ہیں۔

۱۔ باٹنی ۲۔ معاشیات ۳۔ انگریزی ۴۔ ریاضی ۵۔ پولیٹیکل سائنس ۶۔ اردو

(درخواستوں کے ساتھ تمام ضروری کاغذات منسلک ہونا ضروری ہیں) مزید تفصیلات کے لئے ۲۹، اگست کا "جنگ" ملاحظہ فرمائیں۔

خون کا عطیہ دے کر انسانیت کی خدمت کریں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کے لئے

بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں

مطب

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ۔ ربوہ

پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴